

سرمائے کے عناصر ترکیبی (UNITS OF CAPITAL) ہیں۔ مثال کے طور پر ایک سو روپیہ پانچ سو روپے ساہ نہ کی شرح سود پر لگایا جائے یا ایک جگہ زمین پانچ سو روپے ساہ نہ لگانا، پر، آئران دونوں میں کیا فرق ہے؟ دونوں حالتوں میں یہ مسئلہ مشتبہ ہے کہ فریق ثانی کو نفع ہو گا یا نقصان، سرمایہ کار (LENDER) کو اس سے کوئی واسطہ ہی نہیں۔ صاحبِ زریا صاحبِ زمین نفع و نقصان سے بالکل بے نیاز رہتا ہے۔

جواب:

زمین کے کرائے کی جو شکل میرے نزدیک جائز ہے اس کی تشریح میں مسئلہ ملکیت نہیں کر چکا ہوں۔ اسے نشانہ ہیں وکہ کر سوجھے کہ اس میں اور سود میں کیا فرق ہے۔ کرایہ جن چیزوں کا لیا جاتا ہے وہ ایسی چیزیں ہیں جو کرایہ دار کے استعمال سے کچھ نہ کچھ ٹوٹتی پھوٹی یا خراب ہوتی ہیں اور جن کا اپنی اصلی حالت میں مالک کو واپس ملنا ممکن نہیں ہوتا۔ اس کلیہ کا اطلاق جس طرح فرنیچر، مکان، موٹر وغیرہ پر ہوتا ہے اسی طرح زمین پر بھی ہوتا ہے خواہ اسے لے کر کوئی شخص بھرتہ لگائے کوئی اشیاں لگائے، یا کسی اور طریقے سے استعمال کرے لیکن روپیہ تو محض ایک قوت خرید کا نام ہے۔ اسے اگر کوئی شخص مستعار لے تو اس کے ٹوٹنے پھوٹنے یا گھسنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اسے قرض لینے والا جو کانون لوٹا سکتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص غلط قرض لے تو جتنا غلط لیا ہے اتنا ہی وہ واپس دے سکتا ہے۔ غلط کی مقدار جو اصل قرض بنی گئی ہے، کوئی گھسنے یا خراب ہونے والی چیز نہیں ہے۔ (۱-م)

کیا زکوٰۃ کے نصاب اور شرح کو بدلا جا سکتا ہے؟

سوال:

زکوٰۃ کے متعلق ایک صاحب نے فرمایا کہ شرح میں حالات اور زمانے کی تبدیلی سے تہذیبی پیدا کی جا سکتی ہے۔ حضور اکرم نے اپنے زمانے کے لحاظ سے  $\frac{2}{5}$  شرح مناسب تصور فرمائی تھی، اب اگر اسلامی ریاست چاہے تو حالات کی مناسبت سے اسے گھٹا یا بڑھا سکتی ہے۔ ان کا استدلال یہ تھا کہ قرآن پاک میں زکوٰۃ پر چار جگہ گفتگو آتی ہے لیکن شرح کا کہیں ذکر نہیں کیا گیا، اگر کوئی خاص شرح